اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۷

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۲۳ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲۰ رمضان ۱۳۵۹ھ	۲۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۴۱

اختلافی مسائل کے تصفیہ کیلئے حکم عدل کی ضرورت

مسلمانوں کی ذلّت اور نکبت کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ عوام اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ اور وہ لوگ جن پر لوگوں کو دین سکھانے کا فرض عائد ہوتا ہے۔ اور جو اپنے آپ کو دینی اور دنیوی راہنما سمجھتے ہیں۔ ان کی عقل و سمجھ پر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کہ اہم سے اہم دینی امور سے یکسر غفلت اور لاپروائی اختیار کر کے ایسی باتوں میں اُلجھے ہوئے ہیں جن کا نتیجہ سوائے ضیاع مال و وقت کے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ اس سلسلہ میں ذیل کا واقعہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے:۔

اخبار "اہلحدیث" (۱۸ اکتوبر) میں ایک مقالہ نگار کے متعلق "خوشخبری" کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"ہمارے ہاں آمین بالجہر کے متعلق بارہ سال سے مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے ایک تنقیح میں جماعت اہل حدیث کا حق آمین بالجہر تسلیم کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس مقدمہ کی ابھی اور چند تنقیحات ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعا و کامیابی جاری رکھیں"۔

گویا بارہ سال کے طویل عرصہ کی انتہائی جدوجہد کے نتیجہ میں صرف ایک تنقیح قابل تسلیم سمجھی گئی۔ اور وہ بھی آمین بالجہر کے متعلق۔ باقی تنقیحوں کے متعلق نہ معلوم اور کتنے سال تک مقدمہ بازی کرنی پڑے۔ کس کس عدالت کی خاک چھاننی پڑے۔ اور کتنے لوگوں کے آگے ناک رگڑنے کی ضرورت پیش آئے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ ایسی معمولی اور دور از کار باتوں میں اس بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ بارہ سال کے عرصہ میں ایک دینی معاملہ سے متعلق صرف ایک تنقیح اپنے حق میں کرانے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ اور وہ بھی ایک غیر مسلم حکومت کی عدالت سے اور اثر کے لحاظ سے نہایت ہی محدود۔ یعنی اگر ونتلام کی عدالت یہ فیصلہ بھی دے دے۔ کہ فلاں مسجد میں اہلحدیثوں کو آمین بالجہر کہنے کا حق حاصل ہے۔ تو اس کا نفاذ اسی مسجد کے اندر ہو سکے گا کسی اور مسجد میں ان کو یہ حق عدالت مذکور نہیں دلا سکے گی۔ ایسے لوگ یہ ماننے سے ہچکچاتے ہیں کہ ان کے دینی معاملات سے متعلق جھگڑوں اور اختلافات کو دور کر کے صحیح فیصلہ دینے کے لئے ایسے حکم عدل کی ضرورت ہے جسے خدا تعالےٰ نے مبعوث کرے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے بخشے ہوئے نور سے روشنی دکھائے۔

خدا تعالےٰ نے مسلمان کہلانے والوں کی اسی حالت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں مبعوث کیا۔ جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم عدل قرار دے کر یہ اشارہ فرمایا کہ آپ مسلمانوں کے اختلافی مسائل کا فیصلہ کریں گے۔ اور صحیح طریق عمل پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ان تمام معاملات میں جن میں مسلمان آپس میں صدیوں سے لڑتے جھگڑتے چلے آ رہے اور اب تک لڑ رہے ہیں۔ چند الفاظ میں ایسے صحیح فیصلے فرما دیئے۔ کہ کوئی معقول پسند انسان ان کے درست ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور بعض جھگڑوں کے متعلق تو آپ سے پوچھنے کی بھی ضرورت نہ پیش آئی۔ آپ کی صحبت اور آپ سے اخذ کردہ نور کے ذریعہ آپ کے پیرووں پر صحیح طریق خود بخود واضح ہو گیا۔

چنانچہ آمین بالجہر کے متعلق ہی جو مسلمانوں میں عرصہ سے لڑائی جھگڑے کی بہت بڑی وجہ بنی ہوئی ہے۔ احمدیت قبول کرنے والوں میں کبھی کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق وہی طریق رائج ہے۔ جو شریعت کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اور جو حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ:۔

"آمین ہر دو طرح جائز ہے۔ بعض جگہ یہود۔ اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا آمین پڑھنا بُرا لگتا تھا۔ تو صحابہؓ خوب اونچی پڑھتے تھے۔ مجھے ہر دو طرح مزہ آتا ہے۔ کوئی آہستہ پڑھے یا اونچی پڑھے"۔

پھر فرمایا:۔

"آمین بالجہر کو ہم پسند کرتے ہیں۔ لیکن یہ موقوف ہے انسان کے دلی جوش پر۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جب تعلقات شدید ہوں۔ دل میں دعا کے لئے جوش۔ اضطراب اور کرب ہو۔ تو بے اختیار انسان چلا اُٹھتا ہے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل ویسی اضطراری حرکات سے مستثنےٰ ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں جوش۔ اضطراب۔ تذلل انکسار سب کچھ ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور روتے چلاتے ہیں۔ لیکن پاس والا معاملہ معلوم نہیں کر سکتا۔ ہم کہیں بالجہر کرتے ہیں۔ اور کبھی نہیں بھی کرتے۔ نماز دونوں طرح ہو جاتی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہی معقول اور تسلی بخش فیصلہ ہے۔ اسی قسم کے کئی ایک اور مسائل کا بھی اسی رنگ میں فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ آمین بالجہر کی طرح رفع الیدین کا مسئلہ بھی سخت کشمکش کا باعث بنا ہوا ہے۔ اسکے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "ضروری نہیں اور جو کرے تو جائز ہے۔"

پھر سینہ اور ناف پر ہاتھ باندھنے پر بھی جھگڑا ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہاتھ سینہ پر اور ناف کے نیچے باندھنا دونوں طرح جائز ہے۔"

غرض تمام اختلافی اور باعث نزاع مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود یا آپ کے انوار سے مستفید ہونے والے خدام نے ایسا معقول اور تسلی بخش تصفیہ کر دیا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں ان جھگڑوں کو اٹھانا بہت بڑی جہالت معلوم ہوتی ہے۔ اگر مسلمان غور کریں۔ تو اسی بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس وقت مسلمانوں کو اس حکم عدل کی کس قدر ضرورت ہے۔ جس کا وعدہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے مبعوث ہو چکا ہے ؛

تحریک جدید سال ششم کا چندہ ۳۱؍ اکتوبر تک ضرور بھیجدیں

تحریک جدید سال ششم کی قربانیوں کا عہد جو مخلصین کسی معذوری سے ابھی تک پورا نہیں کر سکے پورا کر دیں۔ ۳۱؍ اکتوبر تک اگر وہ مرکز میں روپیہ داخل کر دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور پھر بھی وہ پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ اور ان کا نام ۲۹؍ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کیا جائے گا۔ پس آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے رائیگاں نہ جانے دیں ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد۔ بخار اور نزلہ کی شکائت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج صبح پھر ضعف قلب کی قریباً دو گھنٹے تکلیف رہی۔ آج حرارت میں کمی رہی۔ نیز عام طبیعت بھی دن بھر نسبتاً اچھی رہی۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو پوری طرح صحت تو نہیں۔ تاہم نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

آج محلہ دار الفضل کے احباب نے نماز مغرب سے قبل مسجد میں جمع ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے افطاری کے وقت تک دعا کی۔ افطاری کے لئے خدام الاحمدیہ نے کھجوروں کا انتظام کیا۔ رمضان المبارک کے بقیہ ایام میں روزانہ اسی طرح دعا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے ؛

صدر انجمن احمدیہ کے آنریری آڈیٹر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ نے شیخ عبد الحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور اور مرزا محمد صادق صاحب اکونٹنٹ لاہور کو اپنے حسابات کی پڑتال کے لئے آنریری آڈیٹر مقرر کیا ہے۔ اول الذکر صاحب تمام نظارتوں اور دفتر محاسب و دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور صیغہ جائداد کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ثانی الذکر تمام دیگر ماتحت صیغہ جات کے لئے جن میں تجارتی صیغہ جات بھی شامل ہیں۔ ناظر اعلےٰ

فلسطین کے نومبایعین

۱۔ السید عوض فارس منصور المحترم . . . . . . فلسطین

۲۔ " معین ابن محمد " . . . . "

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) سید حسام الدین صاحب کٹکی کا لڑکا ملازمت کا متلاشی ہے۔ (۲) ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی عرصہ چار سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن مولوی محمد الدین صاحب تہال ضلع گجرات معہ اہل وعیال عدن میں ہیں جہاں ہوائی حملوں کی وجہ سے بہت خطرہ ہے۔ (۴) عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی کا لڑکا عبد الحکیم بیمار ہے۔ (۵) عبد الکریم صاحب گڈس کلرک لکی مروت کا لڑکا مبارک احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۶) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے بھائی چوہدری محبوب عالم صاحب بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

درس القرآن چوہدری عبد العزیز صاحب ٹاؤن انجنیئر باوجود مصروفیت کے روزانہ درس القرآن دیتے ہیں۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت کے کام میں کافی حصہ لیتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے جماعت میں نئی روح پیدا ہو گئی ہے آپ کے وسیع معلومات سے احباب مستفیض ہو رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ آپ کو دین و دنیا میں ترقی دے۔ خاکسار ضیاء الدین وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

شکریہ خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے میری لڑکی عزیزہ فہمیدہ بیگم کی وفات پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ چونکہ سب کو فرداً فرداً خط لکھنا مشکل ہے۔ اس واسطے بندہ اخبار کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتا اور جزاکم اللہ الخیرا کہتا ہے۔ خاکسار محمد علی خان شاہجہانپوری

اعلان نکاح (۱) میرے بھائی مرزا احمد بیگ انکم ٹیکس آفیسر شیخوپورہ کی لڑکی حمیدہ بیگم کا نکاح مرزا اکرام بیگ صاحب کلرک نہر سرگودہ ولد مرزا تقی بیگ صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ کے ساتھ بعوض سات سو روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۲ ستمبر کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مرزا نذیر علی قادیان (۲) ۲؍اکتوبر ۱۹۴۰ء کو میری لڑکی بلقیس خانم کا نکاح عزیز جلال الدین ابن ملک امام الدین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل امیر جماعت گجرات نے پانصد روپیہ مہر معجل پر پڑھا۔ اور زبانی یہ اقرار جانبین میں ہوا۔ کہ اگر کسی امر کے متعلق کسی قسم کا کوئی تنازع ہو۔ تو اس کے متعلق جو فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خود یا جس کو حضور مقرر فرمائیں کریں فریقین کو اس سے انکار نہ ہوگا ؛ خاکسار عبد العزیز احمدی از گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ تہجّد اور مقامِ محمود

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(۱)

یہ آیت سُورۂ بنی اسرائیل کی ہے۔ جو مکّی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی رات کی تاریکی کی طرح ابتلاؤں کی زندگی تھی۔ اور وُہ پیشگوئیاں جو اسلام کی شان و شوکت کے ظہُور کے متعلق تھیں۔ اور مکّی سُورتوں میں بڑی تحدی کے ساتھ ان کے ظہُور کی خبر دی گئی تھی وُہ ابھی پردۂ خفا میں تھیں۔ اس دانہ کی طرح جو زمین میں بویا گیا ہو۔ انہی معنوں کے لحاظ سے خدا کا وُہ نوشتہ اخبارِ غیبیہ ایک مکنون کتاب کی شکل میں تھا۔ جس کی نسبت قرآن کریم نے فرمایا۔ فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ انہ لقراٰن کریم فی کتاب مکنون لا یمسّہ الا المطھرون تنزیل من رب العالمین۔ یہ آیت سورہ واقعہ کی ہے۔ اور یہ بھی مکّی سورۃ ہے۔ اس آیت میں مواقع النجوم کی قسم پیش کی ہے۔ اور اس سے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ سُکان زمین کی آنکھ میں یہ ستارے جو نجوم ہیں چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یہ ستارے اپنے مواقع یعنی جائے وقوع کے لحاظ سے چھوٹے نہیں۔ بلکہ جائے وقوع کے لحاظ سے یہ اجرام بہت بڑے بڑے زمین کی طرح کرتے ہیں۔ اور دوری کے سبب یہ بُڑے بڑے کرّے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہ قرآن اور اس کی پیشگوئیاں ستاروں کی طرح ہیں اور وقوع سے پہلے مادی نگاہوں میں بالکل حقیر اور معمولی سی معلوم ہوتی ہیں۔ بلکہ مخالفین کی سمجھ میں ناممکن الوقوع دکھائی دیتی ہیں لیکن جب ان کا وقوع ہوگا۔ تو ان کی عظمت اس وقت معلوم ہوگی۔ اس وقت جبکہ یہ پیشگوئیاں شائع کی جا رہی ہیں ان کے متعلق عام طبائع تو یہ بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ یہ کلام جو قرآن کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہو رہا ہے۔ بجز ایسے لوگوں کے جنہوں نے مکّی زندگی میں اپنی فراست صحیحہ اور فطرت طاہرہ مطہرہ کی برکت سے اسے قبول کر لیا۔ اور اس پر ایمان لائے۔ اور قرآنی صداقت اور اس کے ظہور کی پیشگوئیاں اپنے ظہُور سے پہلے ایسی ہیں۔ جیسے کہ ایک چھپی ہُوئی اور پوشیدہ کتاب یعنی کتاب مکنون۔ جس کا مس کرنا اور اس کی صداقت پر مطلع ہونا ہر ایک کا کام نہیں۔ بجز ایسے لوگوں کے جنہیں فطری پاکیزگی اور طہارت عطا کی گئی ہو۔ اور وہ لوگ جو ان پیشگوئیوں کے وقوع کے بعد ایمان لانے والے ہوں گے۔ وُہ ان مطہرون کے درجہ کے نہیں ہوسکتے:۔

(۲)

اللہ تعالٰے نے جو رُوحانی اور ظاہری اسباب سے عجائب در عجائب نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ مکّی زندگی میں جو ابتلاؤں کی زندگی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں نماز تہجد کے لئے ہدایت فرمائی۔ جو پچھلی رات کو پَو پھُٹنے سے پہلے خواب سے بیدار ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔ اور فرمایا رات کو نماز تہجد جو آپ کے لئے بطور نافلہ ہے۔ اسے ادا کرتے رہیں۔ اس سے عنقریب ہی کامیابی کا وُہ مقام عطا ہوگا۔ جو قابلِ حمد و شکر ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے جب کامیابی عطا ہوتی ہے۔ تو شکرگزار انسان ضرور اس پر خدا تعالٰے کی حمد کرتا ہے۔ اور شکر بجا لاتا ہے۔

پس کامیابی کا مقام مقامِ محمود ہوتا ہے جس کے حصُول پر انسان خدا تعالٰے کی حمد کرتا ہے نیز اس لحاظ سے بھی کہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے انسان کو جب مراتب عزت حاصل ہوتے ہیں۔ تو یہ مقام اس کے لئے مقامِ محمود بن جاتا ہے۔ جس پر فائز ہونے سے لوگوں کی نگاہ میں وُہ معزز جو مقامِ محمود پر نظر آتا ہے۔ اور ہر طرف سے اس کی حمد ہی حمد پکاری جاتی ہے۔ جیسا کہ مکّہ سے جب ہجرت کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور خدا کے فضل سے مکّہ والی پیشگوئیاں جو غنچہ کی طرح ناشگفتہ اور رازِ سربستہ تھیں مدینہ میں ان کا ظہُور ہونے سے نصرتِ الٰہیہ کی بادِ نسیم نے ہر طرف ان کی خوشبوئیں پھیلانی شروع کر دیں حتٰے کہ فتح مکّہ کے موقعہ پر مکہ سے نکالنے والوں کو جو قید کی صورت میں حضور اقدس کے سامنے پیش کئے گئے — لا تثریب علیکم الیوم کا مژدہ سُنا کر انہیں آزادی بخشی۔ اور فاتحانہ شان کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جود و سخا کے اخلاق بھی جلوہ نما ہُوئے۔ تو اس جمالی اور جلالی شان کے ظہُور فرما ہونے پر ہر طرف سے حمد ہی حمد کی پکار ہونے لگی۔ اور اس طرح سے مقامِ محمود کی سیڑھی کا ایک زینہ حمد کا ہُوا۔ اور اسی طرح ہر نئے زمانہ اور ہر نئی نسل اور ہر نئے دَورِ تجدید کا مقام آپ کے لئے مقامِ محمُود بنا۔ اور مقام کی تجلیات کے اسی سلسلہ میں آج خدا کے مسیح موعود اور آپ کے مبشر اور موعود خلیفہ حضرت محمود کا دور بھی مقامِ محمود ظہُور میں آیا۔ جس میں تمام اقوام عالم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان محمودیت کو دکھلایا جاتا ہے۔ خصوصاً سیرت النبی کے جلسے۔ جن کے سٹیجوں پر ہر طبقہ اور ہر مذہب و قوم کے معزز لکچرار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد کے گیت گاتے اور بیانات سناتے ہیں۔ پس حضرت محمود کا دَور بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محامد کی اشاعت کے لئے حسب وعدہ ایک مقامِ محمُود ہے۔ جس پر مبعوث فرمانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنحضرت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا۔ جو پورا ہُوا۔ اور اب تک پورا ہو رہا ہے۔ ہاں حسب ارشاد وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ مقامِ محمود کی ہر پیچھے آنے والی تجلی پہلی تجلیات کی نسبت بلحاظ قوت و وسعت زیادہ بہتر وقوع میں آ رہی ہے۔ پس وُہی چاند جو ابتدا میں ہلال کی صورت میں طلوع ہُوا۔ اب بدرِ تام کی شکل میں جلوہ نما ہو رہا ہے:۔

(۳)

مقامِ محمُود کی تجلیات کا یہ سلسلہ جو ابتداء سے اب تک ظہُور میں آیا۔ اور آ رہا ہے۔ یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی برکات خاصہ کے اثر کے ماتحت ہے۔ نماز تہجد ایسی مبارک اور پُر برکات چیز ہے۔ کہ اس کی برکات کے حصُول کی غرض سے خدا تعالٰے نے ماہ رمضان میں سحری کے وقت روزہ کے لئے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے جاگنا اور اٹھنا ضروری قرار دیا اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ جو آپ کے لئے بطور نافلہ تھا۔ اس میں سب امت کے مستطیع افراد کو شامل اور اس کی برکات میں شریک ٹھہرایا۔ گویا سحری کا وقت جو نماز تہجد کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وُہی روزہ کے انتظام کے لئے مقرر کر دیا۔ تا ایک طرف ایک مسلم نماز تہجد بھی ادا کرے اور روزہ کے لئے سحری بھی کھا لیا کرے۔ اور ماہ رمضان کی یہ مشق آئندہ گیارہ مہینوں کے لئے نماز تہجد کا عادی بنانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے جو لوگ عشاء کے وقت نماز تراویح کی برکات بھی حاصل کرتے ہیں۔ اور سحری کے وقت نماز تہجد کی برکات بھی۔ ایسے لوگ رمضان میں دوہری برکات حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جو اصحاب تراویح تو پڑھتے ہیں۔ اور سحری کے وقت صرف کھانے کے لئے اُٹھتے ہیں۔ اور نماز تہجد ادا نہیں کرتے۔ انہوں نے سحری کو بیدار ہونے کی حکمت کو قطعاً نہیں سمجھا۔ وُہ اگر تراویح اور تہجد دونوں نمازوں کے پڑھنے سے قاصر ہیں اور اگر ایک پر ہی اکتفا کرنا ہے۔ تو تراویح پر نماز تہجد کو ترجیح دیں۔ تا مقامِ محمود کی برکات میں حصہ دار بن سکیں۔ اور اس کی برکت سے عقائد فاسدہ اور اعمال ردّیہ اور اخلاق رذیلہ جو انسان کے لئے حالات مذمومہ کا مقام ہے وُہ عقائد صحیحہ راسخہ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ جو انسان کے لئے مقامِ محمود کی شان اور مرتبہ کے ہیں۔ اس سے بدل جائے۔ اور علاوہ اس کے مصائب اور مشکلات کی تاریکیاں جو باعث پریشانی ہو رہی ہیں۔ وُہ اسباب راحت و مسرت سے تبدیل ہو کر باعث اطمینان ہو سکیں:۔

(خاکسار غلام رسول راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد صدیق صاحب مجاہد تحریک جدید مددگار مبلغ سیرالیون اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیرالیون میں احمدیت کی تبلیغ کا کام بہت تندہی سے جاری ہے۔ اس وقت تک سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن کی جماعت کے علاوہ مستعمرے کے ہر دو صوبوں میں ہمارے کئی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بعض مراکز بفضل خدا بہت مضبوط ہیں۔

گزشتہ رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہاں کے عیسائی مشنریوں نے ہمارے خلاف ایک خاص علاقہ میں جسکا مرکز ایک قصبہ مونگیری ہے بہت پروپیگنڈا کر رکھا تھا۔ جس کی حقیقت جب ڈی۔سی کے سامنے واضح کئے جانے پر انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ چند دنوں کے بعد مونگیری جانے والے ہیں۔ اور کہ اگر ہم وہاں پر ان کو ملیں۔ تو وہاں کے چیف اور منتظمین کے سامنے تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کرینگے چنانچہ چند دنوں کے بعد ہم دوبارہ ڈی سی کو مونگیری میں ملے۔ جس پر انہوں نے ریاست کے تمام بڑے بڑے لوگوں کے سامنے ہمارے متعلق نہائت اچھے ریمارکس دیئے جس کی وجہ سے لوگوں پر جو غلط پروپیگنڈے کا اثر تھا کسی قدر زائل ہو گیا۔ مونگیری میں انفرادی طور پر مختلف لوگوں کے گھروں میں جا کر اکثر بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کی۔ ریاست کے چیف کو بھی دو دفعہ اچھی طرح تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

اس کے بعد مونگیری سے بذریعہ لاری ایک گاؤں مویاپو پہنچے۔ جہاں ہمارے ایک نہائت مخلص شامی نوجوان السید حسن محمد ابراہیم رہتے ہیں۔ انہوں نے احمدیت پر ایک نہائت مؤثر اور تفصیلی مضمون لکھ کر علماء شام سے احمدیت کے متعلق فتوے پوچھا۔ اور اپنا مضمون ایک شامی رسالے العرفان میں بعنوان کلمتی فی الاحمدیہ شائع کرایا۔ جو مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین نے بھی ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا۔ جب انہوں نے وہ مضمون لکھا۔ اس وقت وہ غیر احمدی تھے مگر جب انہوں نے علماء شام کی طرف سے اپنے مضمون کا کوئی تسلی بخش جواب نہ پایا۔ تو فوراً احمدیت قبول کر لی۔ اور اب بفضل خدا نہائت ہوشیار اور مخلص احمدی کی صورت میں اپنے تجارتی کاروبار کے علاوہ تبلیغ میں بھی منہمک ہیں۔

مویاپو کے چیف سے ہم دونوں نے پہنچتے ہی ملاقات کی۔ اور اس سے درخواست کی۔ کہ وہ لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے۔ اور ہمارے لیکچر کا انتظام کرے۔ چنانچہ شام کو تمام لوگ چیف کی کورٹ میں جمع ہوئے اور میں نے اور مکرمی مولوی نذیر احمد صاحب نے انہیں واضح طور پر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی اور مسجد بنا کر باقاعدہ نماز پڑھنے کی درخواست کی۔ اسی طرح اگلے دن بھی صبح اور شام باقاعدہ لیکچر دیئے گئے۔ لوگوں کے گھروں پر جا جا کر انہیں اسلام کی تعلیم سمجھائی گئی۔ اور عارضی طور پر مسجد نہ بننے تک چیف کی کورٹ میں ہی نماز شروع کروا دی اس گاؤں کے اکثر لوگ بمعہ چیف پہلے کافر تھے۔ مگر ہمارے جانے کے بعد انہوں نے باقاعدہ نماز پڑھنی شروع کی اور جلد ہی مسجد بنانے کا وعدہ کیا۔ جتنے دن ہم وہاں رہے ہر روز صبح و شام لیکچر دیئے جاتے رہے۔ انفرادی طور پر گھروں میں جا کر بھی تبلیغ کی گئی۔

مویاپو پہنچنے کے اگلے دن ہی وہاں سے قریباً $1\frac{1}{2}$ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بیٹے فو کے لوگوں کی درخواست پر ہم دونوں اس گاؤں میں گئے۔ اور تمام لوگوں کو اکٹھا کر کے انکو نصائح کیں۔ اسلام کی حقیقت واضح کی۔ اور اس طرح جتنے دن ہم اس جگہ ٹھہرے باری باری میں اور مولوی صاحب صبح و شام اس گاؤں میں جا کر تبلیغ کرتے رہے اگر میں مویاپو لیکچر دیتا تو مولوی صاحب بیٹے فو چلے جاتے۔ اور اگر میں وہاں چلے جاتا تو مکرمی مولوی صاحب مویاپو میں نمازیں وغیرہ پڑھاتے۔ آخر تین چار دن کے بعد بیٹے فو کے تقریباً اکثر مسلمانوں نے بمعہ امام مسجد کے احمدیت قبول کر لی۔ اور اپنا پرانا غلط طریق چھوڑ کر صحیح اور اصل اسلامی طریق سے نماز ادا کرنی شروع کر دی۔

مویاپو اور بیٹے فو میں عیسائیوں کا بھی ایک سکول ہے۔ اور عیسائیت کا بعض لوگوں پر اثر ہے۔ اس لئے لیکچروں میں عیسائیت کی حقیقت بھی اچھی طرح واضح کی جاتی رہی پرائیویٹ طور پر بھی وہاں سے عیسائی ٹیچر اور دوسرے عیسائیوں کو تبلیغ کی جاتی رہی یہاں پر ایک ہفتہ کے قریب قیام کے بعد آخر مورخہ ۹ مئی کو خاکسار مویاپو سے بذریعہ لاری پھر واپس مونگیری پہونچا۔ اور وہاں سے گیارہ میل پیدل سفر کر کے صدرن پروانس میں اپنے مضبوط ترین مشن باؤ ماہون آیا۔ خدا کے فضل سے یہاں کی جماعت میں بہت بیداری اور ترقی و اخلاص پایا جاتا ہے۔

یہاں پر میں نے آتے ہی جماعت کی باقاعدہ تربیت شروع کر دی۔ احمدیت کے اکثر مسائل اور قرآن کریم کی بعض آیات کی تفاسیر احباب جماعت کے گھروں میں جا جا کر اور مشن ہاؤس اور مسجد میں روزانہ سمجھاتا رہا۔ مسجد میں دن میں کم از کم دو دفعہ مختلف امور پر لیکچر دیتا رہا۔ جماعت کے دوستوں کے بچوں کو انگریزی اور قرآن کریم کا روزانہ سبق دیتا رہا۔ بعد نماز عصر جماعت کے بعض تعلیم یافتہ دوستوں کو تبلیغی مسائل تبلیغ کرنے کا طریق جماعت احمدیہ کے عقائد اور عیسائیت کی حقیقت کو واضح کر کے انہیں تلقین کرتا رہا۔ کہ وہ قریب کے گاؤں میں جا جا کر وقتاً فوقتاً تبلیغ کیا کریں۔ اور کہ ہر احمدی جب وہ احمدیت قبول کر لیتا ہے۔ تو وہ ایک مستقل مبلغ ہے۔ اور نہ صرف ہمارا ہی بلکہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا کا پیغام جتنے لوگوں تک ممکن ہو پہونچائے۔

اسی طرح دوران قیام باؤ ماہون میں شام کے عربی رسالہ العرفان کے ایک مضمون کے جواب میں ایک مدلل اور لمبا مضمون لکھا جس میں ان تمام اعتراضات کا مفصل طور پر جواب دیا۔ جو اس نے اپنے مضمون میں احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے تھے۔ عرفان کا ہمارے خلاف یہ مضمون ہمارے دوست السید حسن محمد ابراہیم شامی کے مضمون کلمتی فی الاحمدیہ جو عرفان کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا تھا کے جواب میں شائع ہوا تھا۔

باؤ ماہون میں بعض شامی مسلمان تجارت کرتے ہیں۔ جو گو ہماری مخالفت نہیں کرتے لیکن احمدیت سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ان کے گھروں میں جا جا کر تبلیغ کرتا رہا۔ بعض مجھے ملنے کے لئے آتے رہے۔ اور اس طرح تبلیغ کا موقعہ ملا۔ یہاں بعض نئے دوستوں نے بھی بیعت کی۔

میرے مویاپو سے باؤ ماہون آنے کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب ہمارے ایک مخلص افریقن مشنری کے ہمراہ ۱۱ مئی کو وہاں سے ایک شہر Magburaka گئے۔ اور ایک مسلمان الحاجی المامی سوری جو ایک دوسری ریاست کے چیف ہیں کے ہاں ٹھہرے۔ مگبورکا کے راستہ میں ان کی موٹر ایک مقام Matotoka پر نصف گھنٹہ کے لئے ٹھہری۔ اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے انہوں نے اس قلیل وقت میں وہاں کے چیف اور باشندوں کو وعظ کیا۔ اور اسلام اور احمدیت کی دعوت دی۔ جس پر چیف نے انہیں دعوت دی۔ کہ وہ دوبارہ یہاں واپسی پر ٹھہریں۔ مگبورکا میں الحاجی المامی سوری کو احمدیت کے متعلق ملاں لوگوں نے بہت شبہات میں ڈال رکھا تھا۔ ان شبہات اور بدظنیوں کو دور کیا گیا اللہ تعالیٰ انہیں ہدائت دے۔ الحاجی موصوف کا بوجہ متمول اور چیف ہونے کے دوسرے باشندوں پر بہت اثر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انہیں ہدائت دے دے۔ تو یہ بہت مفید ثابت ہوں گے۔ احباب ان کی ہدائت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی صاحب نے مگبورکا پہونچکر ۱۲ مئی کی صبح کو چیف اور تمام باشندوں کے سامنے لیکچر دیا۔ اور سب کو اسلام اور احمدیت کی دعوت دی۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ اسی طرح شام کو دوبارہ تقریباً ۸۰۰ لوگوں کے مجمع میں دوبارہ لیکچر دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب ۱۳ مئی کو موضع میکنی پہونچے۔ جہاں گورنر کی آمد کی وجہ سے تقریباً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Paramount Chiefs بیں جمع ہو رہے تھے اور وہاں تین دن کے قیام کے دوران میں ۱۴ چیفوں اور ان کے ساتھیوں کے مکانوں پر جاکر انہیں اسلام اور احمدیت کی دعوت دی اکثر چیف مشرک تھے۔ تین مسلمان اور دو عیسائی۔ اکثر چیفوں نے مکرمی مولوی صاحب کو ان کی ریاستوں میں جانے۔ اور وہاں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ وغیرہ کرنے کی دعوت دی۔ انشاء اللہ ان چیفوں سے ایسے موقع پر ملاقاتیں احمدیت کے جلد از جلد اور دور دور پھیلنے کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی۔ صرف مخلص اور قابل افریقن مشنریوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ جسے پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

کمبینی میں قیام کے دوران میں ڈسٹرکٹ اور پراونشل کمشنر صاحبان سے بھی مولوی صاحب نے ملاقات کی۔ اور انہیں جماعت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ مولوی صاحب نے دوران قیام کمبینی میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہز ایکسیلینسی گورنر کی تقریر بھی سنی۔ کمبینی کی طرح ایک ضلع Mahomto کے بارہ Paramount Chiefs بھی موہوتو میں گورنر کی آمد کی وجہ سے جمع ہو رہے تھے۔ اس لئے ۱۶ مئی کو مکرمی مولوی صاحب وہاں پہنچے۔ اور تین دن وہاں ٹھہر کر ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملنے کے بعد ہر ایک چیف اور اس کے ساتھیوں کے مکانوں پر جاکر انہیں دعوت دی جس کا خدا کے فضل سے کمبینی کے چیفوں سے بھی زیادہ اثر ہوا۔ بعض چیفوں نے اسلام کی خدمت کے لئے چندہ بھی دیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب ۱۹ مئی کو Mahomto سے دوبارہ جیگبور کا پہنچے۔ اور پھر الحاجی الامی سواھی کو ملی کو دوبارہ تبلیغ کی۔ اور ملاں لوگوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دور کیا۔ اس سفر میں مولوی صاحب نے بعض تہذیب یافتہ عیسائیوں کو بھی تبلیغ کی۔ آخر اس لمبے سفر کے بعد ۲۴ مئی کو مکرمی مولوی صاحب دوبارہ باؤ ماہوں پہنچے۔ جہاں کہ میں تقریباً دو ہفتوں سے مقیم تھا۔ ان کے آنے سے دو دن قبل مجھے سخت بخار ہوگیا

رمضان المبارک کے ایام اور دعا

جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی پیدا کردہ مخلوق کے لئے ظاہری آرام و آسائش کے سامان مہیا کرکے انسان کو اس دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بہرہ ور کرکے اپنی وسیع رحمت کا اظہار فرمایا۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے جسمانی نشوونما کے لئے ہوا پانی خوراک کے سامان مہیا کئے۔ وہاں روحانی نشوونما کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ذرائع رکھے ہیں۔ اور اپنے قرب کے راستہ کو اپنے مومن بندوں کے لئے قریب سے قریب تر کر دیا ہے۔

یوں تو ہر موسم۔ ہر مہینہ۔ ہر ہفتہ ہر دن ہر آن خدا کا قرب اس کے مومن بندوں کو حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے ایک خاص مہینہ ایسا مقرر کیا ہے۔ جس میں وہ خاص طور پر اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اور ان کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔

رمضان المبارک نہایت ہی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں مومن بندوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت دن کے وقت کھانے و پینے اور دیگر خواہشات سے اجتناب کرنا لازم ہوتا ہے۔ سحری کے بعد شام تک وہ باوجود بھوکا ہونے کے کچھ نہیں کھاتا۔ باوجود پیاسا ہونے کے کچھ نہیں پیتا۔ حالانکہ یہ سب چیزیں موجود اور اس کے قبضہ میں ہوتی ہیں۔ لیکن جب شام کے وقت خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ کہ اے میرے بندے بے شک تو نے میرے حکم سے سارا دن کھانا و پینا متروک کر رکھا تھا۔ سو اب میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ تو میری خوشنودی حاصل کرتے ہوئے روزہ افطار کر اور میرا شکر ادا کر۔ تو بندہ کھاتا پیتا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ باقی اعمال کی جزا تو خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن روزہ ایک ایسی اعلیٰ و اتم عبادت ہے کہ جس کی جزا خدا خود ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے دل کو بڑی خوشی و راحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ روزہ رکھ کر انسان کھانے پینے اور دیگر خیالات سے آزاد ہو کر صرف اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف بکلی متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ جلد سے جلد خدا کے قرب کو حاصل کرے۔

روزہ رکھنے سے پہلے بھی انسان خدا کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ کہ اے خدا تو مجھے اپنے اس حکم کو احسن طور پر بجالانے کی توفیق عطا کر۔ میرا دل ہر وقت تیری یاد میں مشغول ہو۔ مجھے اس مرحلہ کے طے کرنے کے بعد بڑی سے بڑی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ کیونکہ میں ناتجربہ کار اور کمزور ہوں۔ گناہ گار اور خطاوار ہوں۔ تو ہی میرے گناہوں کو بخشنے والا۔ اور خطاؤں سے درگزر کرنے والا ہے۔ تو ہی میرے آنے والے حالات کو جانتا ہے۔ کہ آئندہ مجھ پر کیا گذرنے والی ہے۔ اس لئے تو مجھے ان حالات کو بآسانی اور تقوےٰ کے اندر رہتے ہوئے عبور کرنے کی توفیق عطا فرما۔ پھر روزہ رکھنے کے بعد بھی انسان تین بار خدا کی بارگاہ میں جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اے میرے خدا میں تیرے ہی حکم سے بھوکا اور پیاسا ہوں۔ میں نے اپنی خواہشات سے اجتناب اختیار کیا۔ اب تو ہی میری دعاؤں کو سن۔ اور میری تمناؤں کو بار آور کر۔ مجھے اپنے قرب میں جگہ دے اس طرح جب انسان بار بار خدا تعالیٰ کے حضور التجائیں کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔ اس طرح جب انسان بار بار خدا کی درگاہ میں التجا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے اپنے قرب کے راستہ کو آسان اور سہل تر کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اب تو روزہ کھول اور میری نعمتوں سے لطف اندوز ہو روزہ دار روزہ افطار کرنے کے بعد کسی دنیاوی کام میں مشغول نہیں ہو جاتا۔ بلکہ معاً خدا کے حضور شکر کا سجدہ بجالاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے خدا میں تو کمزور تھا۔ لیکن تو نے ہی مجھے روزہ کی توفیق بخشی کہ روزہ رکھوں۔ اور اب میں تیری اس نعمت کا دل و جان سے شکر ادا کرتا ہوں۔ اور تیری بارگاہ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ تو ضرور مجھے باقی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ماہ رمضان میں ہی لیلۃ القدر آتی ہے۔ جو کہ ہزار راتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اسی رات میں خدا کے نیک و پاک بندے اپنے خدا کے نور کو اپنی روحانی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنی حاجتوں کو بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت مجاہدہ کے بعد انعام و اکرام کی متمنی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے ماہ رمضان کے بعد عید رکھی۔ عید کا دن خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا پیمانہ ہوتا ہے۔ جو کہ برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کے بعد آتی ہے اور جس میں تمثیلی رنگ میں یہ اشارہ ہوتا ہے۔ اے مومن بندو! اب تمہارے مجاہدہ کے دن ختم ہوئے اور انعام کے مستحق ٹھہرے۔ تمہارا خدا تم سے راضی ہوا۔ تمہاری دعائیں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئیں۔ اور آج کے دن تمہیں خدا کی طرف سے اجازت ہے۔ کہ اچھے سے اچھا کھاؤ اور پیو۔ اور اپنی استطاعت کے ماتحت اعلیٰ کپڑے زیب تن کرکے اکٹھے مل کر شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز ادا کرو۔ اور میری خوشنودی حاصل کرو۔ اور صدقہ و خیرات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لو۔

جس کے بعد پیچش اور بخار کی وجہ سے بیماری دن بدن بڑھتی گئی۔ اس لئے باؤ ماہوں میں میں اس موقع پر کوئی زیادہ خدمت نہ کر سکا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ اور احباب جماعت سے دعا کی ملتجی ہوں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء۔ اور لامحدود نعمتوں کا نزول ہوتا ہے جن سے اس کے بندے متمتع ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی مرد۔ و عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے۔ کہ وہ اس مبارک ماہ میں جہاں اپنے ذاتی فوائد اور اپنے بیوی بچوں کے لئے دعائیں کرے۔ وہاں اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور التجا کرے۔ کہ اے قضا و قدر کے مالک خدا تو ہمارے پیارے امام و مطاع کو صحت و لمبی زندگی عطا کر۔ اے ماں سے زیادہ چاہنے والے خدا تو اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مضطرب دعاؤں کے نتیجے میں قائم ہونے والی جماعت کے زخمی دلوں پر مرہم لگا۔ اور ان کے حقیقی خیرخواہ ان کے دکھ کو دکھ جاننے والے اور ان کی ترقی و استقامت کے لئے راتوں کو بیدار ہونے والے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ایک لمبے عرصہ تک ہمارے سروں پر قائم رکھ۔ کیونکہ وہی ہماری دلی خوشیوں اور تمناؤں کا موجب ہے۔ اس لئے تو اے ہمارے پیارے خدا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سن اور ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ اپنے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کی شاخوں کو تیز آندھیوں۔ اور دیگر آفات سے بچا کر اسے بارآور کر۔ تا دنیا میں تیری قائم کردہ جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ اے خدا تو ہم عاجزوں کو صحیح معنوں میں خدمت اسلام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور خاندان نبوت کو ہر وقت اپنی امان میں رکھ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھ۔

امۃ اللہ بنت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

غیر مذاہب کی جدوجہد

سکھ ہندو نہیں ہیں

ہندو ہمیشہ سے یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ سکھوں کو ہندو قرار دیں۔ اور سکھ ہمیشہ ہندو ہونے سے انکار کرتے چلے آرہے ہیں۔ حال ہی میں اس جھگڑے کا فیصلہ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے ایک مضمون میں کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ (۱) مذہبی معاملات میں کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ جن مقامات میں گیتا اور گوبند گرنتھ صاحب دونوں کی پوجا کی جاتی تھی سکھوں نے یہ کہہ کر کہ وہ ان کے گوردوارے ہیں ہندو شاستروں اور ان کی پوجا کی ہر چیز کو وہاں سے باہر نکلوا دیا۔ (۲) سکھوں نے اپنے طریق شادی کو آنند میرج ایکٹ کے ذریعہ قانونی شکل دلادی ہے جو ہندو رسم سے بالکل مختلف ہے (۳) ہندوؤں اور سکھوں کے تیوہار بالکل مختلف ہیں۔ (۴) سکھ ویدوں اور شاستروں اور ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں پر ہرگز اعتقاد نہیں رکھتے (۵) سکھوں کی اپنی لپی (گورمکھی) ہے جسے وہ ہندی اور سنسکرت سے برتر خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا فضول ہے کہ "سکھ ہندو ہیں"

ڈاکٹر ستیہ پال کے اس بیان کی تائید کرتا ہوا سکھوں کا مشہور اخبار "شیر پنجاب" لکھتا ہے "ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کا یہ خیال صحیح ہے کہ سکھ ہندو نہیں۔ باقی باتوں سے قطع نظر آئین میں بھی سکھوں کو جب علیحدہ قوم تسلیم کیا گیا ہے تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ سکھ خود ایک قوم ہیں اور جیتی جاگتی قوم ہیں" (۱۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

چونکہ ہندوؤں میں ہر قسم کے خیالات ہر قسم کے عقائد اور ہر قسم کے اعمال برداشت کئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بالکل متضاد عقائد رکھنے والوں کو بھی ہندو سمجھا جاتا ہے اس لئے سکھوں کو بھی باوجود اس قدر اختلافات کے ہندو قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ خود ہی ہندو نہ کہلانا چاہیں۔ تو پھر انہیں ہندو کہنا خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔

طاقتور بننے کیلئے فوج میں بھرتی ہونا ضروری ہے

پولٹیکل کانفرنس ڈیرہ چاہل ضلع لاہور میں بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے کہا۔ سامان جنگ اور فوج کے بغیر کوئی طاقت ہو نہیں سکتی۔ آپس کی نااتفاقی سے تمام طاقت بکھر جاتی ہے جو لوگ اس وقت بھی فوجی طاقت بنائے بغیر سوراجیہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ آزادی اور سوراجیہ کے راستہ میں روک ثابت ہونگے۔ سوراجیہ کی حفاظت کے لئے فوج لازمی ہے۔

اس وقت ہندوستان کو آزادی حاصل کرنے کے لئے بہترین موقع ملا ہے۔ انگریز دیسی فوج بڑھانے اور ہندوستان میں جنگی سامان بنانے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ یہ دونوں مطالبات کرنے چاہئیں۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے ہندوستانی فوج رکھی جائے دوسرے یہ کہ ہر قسم کا سامان جنگ ہندوستان میں بنے۔ طاقت کے بغیر سوراجیہ کا مطالبہ کرنا ایسی ہی بات ہے جس طرح کہ کوئی گھی کے بغیر حلوہ بنانے کی کوشش کرے۔ جو لوگ فوجی طاقت کے بغیر سوراجیہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان کے دماغ میں کوئی ایسا سوراجیہ ہے کہ بیرونی حملوں کو تو انگریزی اور بحری فوج روکے۔ اور اندر ہماری کونسلیں ہوں۔ اور انگریزی فوج کی حفاظت میں ہوں۔ اس قسم کے سوراجیہ کو مکمل آزادی کہنا بڑی بھاری غلطی ہے آزادی کا مطلب ہی طاقت ہے اور طاقت کا مطلب آپس میں اتفاق اور فوجی طاقت ہے۔ اگر تمام ہندوستان آپس میں ایکتا نہیں ہو سکتا تو تمام سکھ قوم کو ایکتا کر لینی چاہئیے۔ سکھوں کی طاقت سے آزادی کی طاقت بڑھے گی۔ اے سکھو! وقت نازک آگیا ہے۔ اب ذرا دیر نہ کرو۔ اٹھو اور ایک جان اور ایک زبان ہو کر پنتھ کی حفاظت کے لئے دیش کی آزادی کے لئے اور دھرم کی حفاظت کے لئے کمر باندھ لو کسی کے بچن پہ بھروسہ نہ کرو۔ صرف اپنی طاقت پہ بھروسہ کرو۔ اگر کانگرس کے عہد پہ بھروسہ کرنے میں ہم دھوکہ کھائیں گے تو سرکار پہ بھروسہ کرنا بھی بڑی بھاری بے وقوفی ہوگی۔ طاقت کے بغیر یہ سب قول و قرار ہوائی جھونکا ہی ہو جایا کرتے ہیں سکھوں نے فوج میں کثرت سے بھرتی ہو کر جس قدر فوائد حاصل کئے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اسی تجربہ کی بناء پر وہ چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہوں۔ اور دوسرے فوج سے تعلق رکھنے والے کاموں اسلحہ سازی وغیرہ میں حصہ لیں۔

ان حالات میں جماعت احمدیہ کو ان تحریکات کی اہمیت کا اندازہ لگانا چاہئیے جو آئے دن فوج میں بھرتی ہونے اور دوسرے صیغوں میں داخل ہونے کے لئے کی جاتی ہیں۔ موجودہ جنگ نے اس کے لئے جو مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

ہندوستان ہندوؤں کیلئے ہے

مسٹر ساورکر صدر ہندو مہا سبھا نے ماسٹر تارا سنگھ صدر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو ایک خط میں یہ تحریک کرتے ہوئے کہ سکھوں اور ہندوؤں کو مل کر مسلمانوں کے خلاف محاذ قائم کرنا چاہئیے لکھتے ہیں۔ آؤ ہم نڈر ہو کر یہ اعلان کر دیں۔ کہ ہندوؤں کے جائز حقوق اور مفادات کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے اور یہ ہمارا پوتر فرض ہے۔ ہم ہندو ہی ہندوستان کی اصلی قوم ہیں۔

آخر پر مسٹر ساورکر صاحب لکھتے ہیں کہ آپ اور دوسرے سکھ بھائیوں کے نام میرا یہ پیغام ہے۔ اگر سکھ اس پر چلیں گے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ مسلمان جو اس وقت پاکستان کے احمقانہ اور کبھی نہ پورے ہونے والے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جب آنکھیں کھولیں گے۔ تو پنجاب کی جگہ سکھستان بنا دیں گے۔ ابھی وقت نہیں گذرا۔ ہمیں کمربستہ ہو کر اپنا کام شروع کر دینا چاہئیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۵۷۱۷

منکہ امۃ اللطیف عفت زوجہ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی فاضل قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ / ۱۳۱۹ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ اور منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کلپ طلائی ایک جوڑی ۳۰/۴ روپے سوئی ایک عدد ۳۵/۰ روپے نتھ ایک عدد ۵/۴ روپے ٹمن ایکا جوڑی ۳۰/۴ بندے ایک جوڑی ۳۰/۴ روپے بالیاں ایک جوڑی ۳۵/۰ روپے انگوٹھی ایک عدد ۱۸/۰ روپے چھلبل ایک جوڑی ۹/۰ روپے بچھے دو جوڑی ۱۸/ روپے کل قیمت ۲۷۸/۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۷۰۰/۰ روپے حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ابھی واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ اس وصیت کردہ رقم میں سے منہا کر دی جائے۔ العبد امۃ اللطیف عفت بقلم خود گواہ شد عطاء الرحمٰن مولوی فاضل معلم نصرت گرلز سکول قادیان گواہ شد محمد تقی احمدی پنشنر ماڈرن سنور

پرانے گرم کوٹ و کمبل

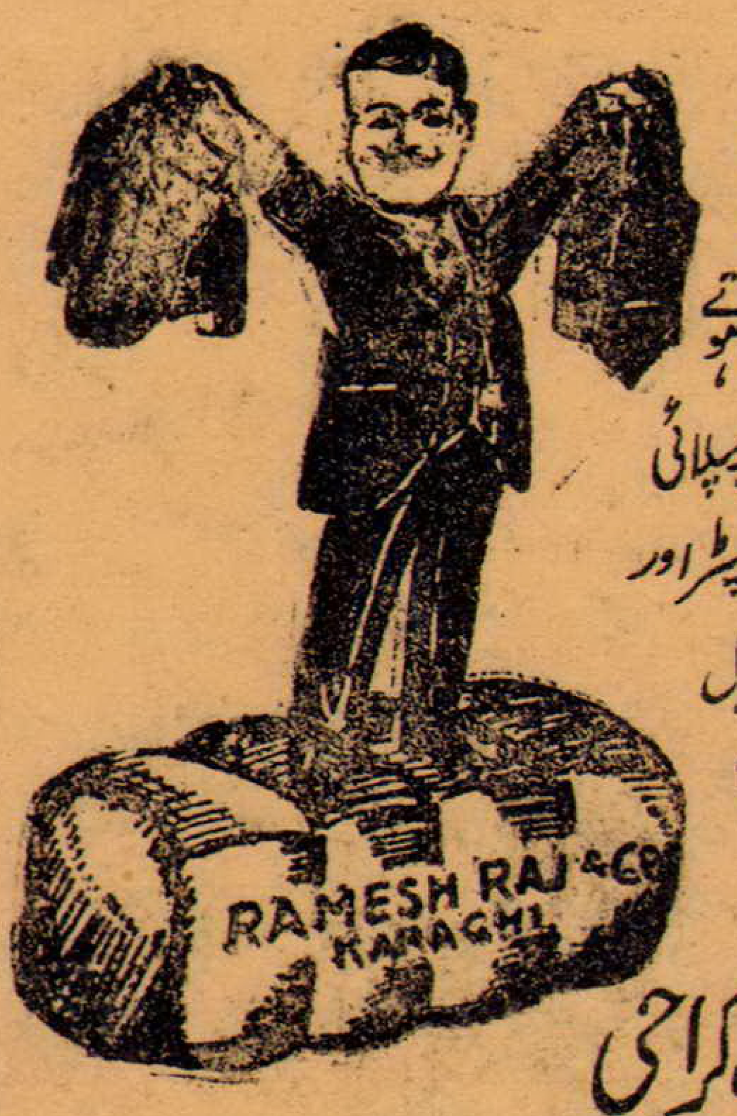

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ جرسی اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے۔ آج ہی ۱۹۴۰-۴۱ء کا نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

ماہوار رسالہ رہنمائے مرغی خانہ سرگودھا (پنجاب)

یہ عرصہ دو سال سے سرگودھا سے شائع ہوتا ہے۔ جس میں مرغی خانہ۔ ڈیری فارم۔ بھیڑ بکریوں کی پرورش۔ شہد کی مکھیوں کی پرورش۔ ان کی تجارت صنعت وحرفت اور دیہات سدھار کی بابت مکمل اور اپ ٹو ڈیٹ واقفیت مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے باقاعدہ مطالعہ سے بے روزگاری سے نجات حاصل ہو جاتی ہے ؎

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے مادر زاد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

174

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور پھر دائمی قبض سے تو خدا تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند لکے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ نفخ وغیرہ نہیں ہوتی رات کو سکھ کی نیند سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت خراب ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ ان کی وجہ معدہ خراب ہے، ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲/

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ/

حب نظامی

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ۔ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (ع۶)

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۰ اکتوبر۔ روس کی انجنیئرنگ کور کے میجر جنرل نے سوویٹ ملٹری اکادمی کے اخبار میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا ہے کہ روسی انجنیئر جو قلعہ بندیاں کر رہے ہیں۔ انہیں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ روس جلد ہی دشمن کی سرزمین پر جنگ کرے گا۔ اور روس جنگ کی نوعیت خود حفاظتی نہیں بلکہ جارحانہ ہوگی۔

میڈرڈ ۲۰ اکتوبر۔ نازی خفیہ پولیس کا وزیر ہر ہملر کل بعد دوپہر سپین کی مسلح پولیس کے افسر اعلیٰ کے ہمراہ یہاں پہنچا۔ شہر کے میئر نے ان کا خیر مقدم کیا برطانوی سفیر سر سیموئل ہور نے بھی کل جنرل فرینکو سے طویل ملاقات کی۔ جس میں کئی امور پر بحث کی گئی۔

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ لالہ کرم چند صاحب ایڈیٹر اخبار "پارس" کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

چنکنگ ۲۰ اکتوبر۔ جاپانی فوجیں ہند چینی سے شمال کی جانب پیش قدمی کرتی ہوئی صوبہ یونن کے جنوبی علاقہ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ چند دستے وانگسی کی سرحد کی طرف بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ نہر سویز کا انتظام کرنے والی کمیٹی نے مصر کے وزیر مالیات کو مطلع کیا ہے کہ آئندہ ان جہازوں سے جن پر سویز کی بندرگاہ سے مال چڑھایا جائیگا۔ ۸ شلنگ فی ٹن کے حساب سے محصول وصول کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برلین والوں کو کل رات سونا نصیب نہیں ہوا۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں دور دور تک چھاپے مارے۔ مختلف علاقوں اور بندرگاہوں پر بم برسائے۔ جہاں برطانیہ پر چڑھائی کے لئے تیاریاں کر رکھی ہیں۔ جرمنی میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ ایسا سخت حملہ جرمنی پر نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ آج سویرے دشمن کے ہوائی جہازوں نے لنڈن اور مڈلینڈ پر حملے کئے۔ کل رات برطانیہ پر جو حملے ہوئے۔ ان میں سات جہاز گرا لئے گئے۔ تین انگریزی جہاز ضائع ہوئے۔ مگر ان کے ہوا باز بچا لئے گئے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ بحرین پر چار اطالوی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ مگر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ امریکہ اور کینیڈا نے جو متحدہ حفاظتی بورڈ بنایا ہے۔ اس کے ایک ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور کینیڈا کو مل کر مغربی دروازہ کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ جاپان نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ برما روڈ کے چینی حصہ پر ہوائی جہازوں سے حملہ کر کے بم گرائے گئے۔ اور سڑک کو ناقابل استعمال بنا دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ خاکساروں کے لیڈر علامہ مشرقی نے اپنے ایک نمائندہ کو اختیار دیا ہے۔ کہ خاکسار فنڈ سے ایک جنگی جہاز کی قیمت حکومت کو دی جائے۔ نیز اپنے اس اعلان کو دوہرایا ہے۔ کہ وہ پچاس ہزار والنٹیرز دینے کے لئے تیار ہیں۔

وردھا ۲۱ اکتوبر۔ آج سویرے مسٹر ونوبا بھاوے کو جنگ کے خلاف تقریریں کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ وہ اس وقت تک چار تقریریں کر چکے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں تین ماہ قید محض کی سزا دی۔

قاہرہ ۲۱ اکتوبر۔ مصر میں ہر گوشہ سے انگریزی فوجیں پہنچ رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے اہل مصر کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور وہ انگریزی فوجوں کے عمدہ برتاؤ سے بہت خوش ہیں۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ اطالوی ہائی کمانڈ نے مان لیا ہے۔ کہ شمالی اٹلی پر برطانوی ہوائی جہازوں نے بم برسائے سوئٹزرلینڈ سے خبر آئی ہے۔ کہ شمالی اٹلی میں دور دور تک برطانوی جہازوں نے بم برسائے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ سویڈن کے ایک اخبار کو ورس کے نامہ نگار نے برلن سے لکھا ہے۔ کہ برلن میں رات کے دس بجے سناٹا چھا جاتا ہے۔ لوگ بچوں کو باہر بھیج رہے ہیں۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے بتایا۔ کہ انگریزی جہاز برلین پر بڑے کامیاب حملے کر رہے ہیں۔ نیز کہا کہ مصر میں اطالوی فوج پر انگریزی جہازوں کے حملے بڑھ رہے ہیں۔ اطالویوں کے لئے سامان پہنچانا اور پانی کا انتظام کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ مولینی نے اعلان کیا تھا۔ کہ رمضان میں وہ کسی اسلامی ملک پر حملہ نہ کرے گا۔ لیکن اس وقت تک چار اسلامی علاقوں پر اٹلی کے جہاز حملے کر کے بم گرا چکے ہیں۔ بحرین اور اس کے پاس کے سعودی علاقہ پر اطالویوں نے نہایت ہی شرمناک طور پر حملہ کیا۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں میں بچاؤ کا کوئی سامان نہیں کیا گیا۔ ادھر مسلمان ہر ملک سے ان دنوں حج کے لئے آ رہے ہیں ان حالات میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں بے چینی اور ناراضگی کا پھیلنا قدرتی امر ہے

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا تھا۔ کہ پرانا لوہا اور فولاد جاپان کو بغیر اجازت نہیں بھیجا جا سکتا۔ اب یہ حکم دیا گیا ہے کہ برطانیہ اور اس کے دوست ممالک کے سوا کسی ملک کو لوہا اور فولاد نہیں بھیجا جا سکتا۔

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام خاکسار قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ جو تشدد کے مرتکب نہیں ہوئے۔

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ یہاں بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور کبھی کبھی بارش بھی ہو رہی ہے۔ عام طور پر اس موسم میں یہاں بارش نہیں ہوا کرتی۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ ناروے میں ان نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے جنہوں نے جرمنوں کے ساتھ اپنی رضا و رغبت سے یا مجبور ہو کر مراسم قائم کر لئے۔ ان کے سروں کے بال کاٹ دیئے گئے ہیں تاکہ دیکھنے والے سمجھ جائیں کہ ان عورتوں نے وطن کے ساتھ غداری کی

لزبن ۱۹ اکتوبر۔ وشی گورنمنٹ کی اس پابندی کے باوجود کہ ۱۸ سے لے کر ۴۸ برس تک کی عمر کے فرانسیسی مرد ملک سے باہر نہ جائیں۔ سینکڑوں فرانسیسی گزشتہ چند روز میں سرحد عبور کر کے سپین کی راہ سے پرتگال آ رہے ہیں۔ اس سے قبل کئی فرانسیسی جنرل ڈیگال کی آزاد فرانسیسی فوج میں یا برطانیہ کی افواج میں شامل ہونے کے لئے بھی جا چکے ہیں ان فرانسیسی پناہ گزینوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب وہ فرانسیسی افسر بھی جنہوں نے شروع میں پیٹاں گورنمنٹ کا ساتھ دیا تھا بیزار ہو گئے ہیں۔

نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ امریکہ میں مقیم رائٹر کا چیف نامہ نگار لکھتا ہے کہ رائٹر نے امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں مقیم اپنے نامہ نگاروں کے ذریعہ جو استصواب رائے عامہ کیا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسٹر روزولیٹ تیسری دفعہ بھی امریکہ کے صدر منتخب ہو جائیں گے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے ہند چینی کو مزید مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے مطالبہ یہ کیا ہے۔ کہ ہند چینی کی تیل کی تمام پیداوار جاپان کے لئے وقف کر دی جائے اور خام اشیاء کی مقدار میں اضافہ کیا جائے۔ جاپان کا ایک مشن اسی سلسلہ میں ہنوئی پہنچ گیا ہے۔

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا منزل گاہ سکھر کے احاطہ میں جو عمارت ہے وہ مسجد ہے یا نہیں ایک ٹریبونل نے جس کے صدر مسٹر جسٹس ڈیوس [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah